127170 ـ خاوند زیادہ بچے نہیں چاہتا لیکن بیوی چاہتی ہے

سوال

اللہ نے اپنا احسان اور کرم کرتے ہوئے ہمیں دو بچوں سے نوازا ہے، اور میں تیسرا بچہ بھی چاہتی ہوں لیکن میرا خاوند اس سے انکارکرتا اور کہتا ہے کہ یہ دور بہت مشکل ہے اور ہمیں دو بچے ہی کافی ہیں، اس لیے وہ کنڈوم استعمال کرتا ہے تا کہ تیرا بچہ پیدا نہ ہو.
میں جب بھی اس موضوع کے بارہ میں بات کرتی ہوں تو خاوند مجھ پر ناراض ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرے لیے اس حالت میں خاوند کے ساتھ ہم بستری کرنا جائز ہے یا نہیں ؟
اور کیا میں اس سے طلاق طلب کر سکتی ہوں، یا کہ میں اپنی رغبت ختم کر کے خاوند کی چاہت کو اختیار کرنا افضل ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت اسلامیہ نے کثرت اولاد کی ترغیب دلائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ نے اس پر ابھارا ہے، جیسا کہ ابو داود کی درج ذیل حدیث میں وارد ہوا ہے:

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگا:

مجھے ایك حسب و نسب اور جمال والی عورت کا رشتہ ملا ہے لیکن وہ بانجھ ہے بچہ نہیں جن سکتی کیا میں اس سے شادی کر لوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں (تم اس سے شادی مت کرو).

وہ شخص پھر دوبارہ بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس عورت سے شادی کرنے سے منع کر دیا، پھر وہ تیسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ امتوں پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے خاوند اور بیوی کو اولاد زیادہ پیدا کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، اور اس سے انہیں خوشی حاصل ہونی چاہیے، اور وہ اپنے اوپر اللہ تعالی کی اس نعمت کا دونوں کو شکر بجا لانا چاہیے.

دوم:

کسی مصلحت و سبب کی خاطر اولاد میں کچھ عرصہ کا وقفہ کرنا جائز ہے، مثلا اگر عورت کمزور یا بیمار ہو، لیکن فقر و فاقہ یا اولاد کی تربیت کی خاطر اولاد پیدا نہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں تو اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ سوء ظن ہے.

رابطہ عالم اسلامی کے تابع اسلامی فقہ اکیڈمی کی قرار میں درج ذیل فیصلہ درج ہے:

اسلامی فقہ اکیڈمی کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مطلقا تحدید نسل جائز نہیں، اور فقر و فاقہ کے خدشہ و مقصد سے حمل روکنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی روزی دینے والا اور بڑی قوت والا ہے، اور زمین میں جتنی بھی جاندار اشیاء ہیں ان کی روزی اللہ تعالی کے ذمہ ہیں، اسی طرح اگر کوئی اور ایسا سبب ہو جو شرعا معتبر نہیں تو بھی منع حمل جائز نہیں ہوگا.

لیکن اگر یقینی طور پر ضرر و نقصان ہوتا ہو جس کی بنا پر حمل سے منع کیا گیا ہو، یا پھر کسی ضرورت کی خاطر حمل میں تاخیر کی جائے، کہ عورت کو نارمل بچہ پیدا نہ ہوتا ہو بلکہ اس کے لیے آپریشن کرنا پڑے تو پھر کچھ دیر کے لیے حمل میں تاخیر کرنا جائز ہے، اس میں کوئی مانع نہیں، اسی طرح دوسرے شرعی اسباب کی بنا پر بھی تاخیر کی جا سکتی ہے لیکن اس کے لیے اسباب کی تعیین کوئی مسلمان قابل اعتماد اور ثقہ ڈاکٹر ہی کریگا.

بلکہ بعض اوقات تو بالکل مکمل طور پر حمل سے منع کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب ماں کی جان کو حمل کی بنا پر خطرہ پیدا ہو، اور یہ بھی مسلمان اور قابل اعتماد ڈاکٹر ہی طے کرینگے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 200).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا معاشرے کے فساد اور اس معاشرہ میں اولاد کی تعلیم و تربیت پر کنٹرول نہ ہونے کی بنا پر کچھ عرصہ کے لیے حمل منظم کرنا یعنی ہر پانچ برس کے بعد حمل ہونے کا فیصلہ کرنا صحیح ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس نیت سے حمل منظم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح تو وہ اس چیز میں اللہ کے ساتھ سوء ظن رکھ رہا ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:

" ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی ہو ..... "

لیکن اگر عورت کی حالت کی بنا پر حمل کو منظم کیا جائے کہ وہ مسلسل حمل برداشت نہیں کر سکتی تو ہم کہیں گے کہ ایسا کرنا جائز ہے، اگرچہ اس حالت میں بھی ایسا نہ کرنا افضل و اولی اور بہتر ہے " انتہی

مزید آپ سوال نمبر (7205) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

کنڈوم استعمال کرنا اور بیوی کے ساتھ عزل یعنی انزال رحم سے باہر کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ بیوی اپنے خاوند کو ایسا کرنے کی اجازت دے، کیونکہ بیوی کو بھی استمتاع اور حصول اولاد کا حق حاصل ہے.

عزل کے جائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کی خبر ہوئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5209) صحیح مسلم حدیث نمبر (1440) مندرجہ بالا الفاظ مسلم کے ہیں.

اوپر بیان کردہ شرط کے بنا پر خاوند اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا.

اور اگر خاوند اپنے موقف پر مصر ہو اور آپ اولاد کی رغبت رکھتی ہوں تو خاوند غلطی پر ہے اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے، لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ اس کے اس غلط عمل کی بنا پر آپ بھی غلطی کا ارتکاب کرتے ہوئے ہم بستری نہ کریں، کیونکہ معصیت و نافرمانی کے مقابلہ میں معصیت و نافرمانی نہیں کی جاتی.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر ہم بستری کے لیے بلائے اور بیوی انکار کر دے اور خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں رات بسر کرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1736).

آپ پر جو حق مقرر کیا گیا ہے اس کی ادائیگی کریں، اور اپنا حق اللہ سبحانہ و تعالی سے مانگیں، اور صبر کر کے اجروثواب کی نیت رکھیں، اور خاوند کو وعظ و نصیحت کرتی رہیں، اور اس سے طلاق مت طلب کریں، بلکہ آپ اپنے گھر اور خاندان کی حفاظت کریں، اور اپنی اولاد کی تربیت کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سبحان و تعالی سے نیك و صالح اولاد کا سوال کرتی رہیں، کیونکہ جب اللہ سبحانہ و تعالی نے بچہ آپ کے مقدر میں لکھ دیا تو پھر اسے نہ تو کوئی کنڈوم روك سکتا ہے، اور نہ ہی عزل وغیرہ.

امام احمد رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ عزل والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ:

" میں اپنی لونڈی کے ساتھ عزل کرتا اور اس سے ہم بستری کرتا تو اس نے ایك عزل کے باوجود ایك بچہ جنم دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی جس نفس کو پیدا کرنا مقدر کر دے تو وہ پیدا ہو کر رہےگا "

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو ہم ان سے عزل کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم ایسا کیا کرتے ہو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دھرائی اور فرمایا: جو جان بھی قیامت تك پیدا ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہےگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5210) صحیح مسلم حدیث نمبر (1438).

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جو اللہ کو پسند ہیں اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم